پاکستان میں "طلاق" کے اسباب ومحرکات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

*سید عبدالمالک آغا

Abstract

Over the Last decade, the divorce rate has been increasing in Pakistan. Consequently, family system, in the country, has been disturbed. The children and other family members are also being effected. In the case of divorce, two families clash with one an other. There are many causes of increasing rate of divorce in the country. One of the basic reasons is amendments to Muslim Family Court Act in 2001. The other reason of divorce is social change in the country. Further more, and the electronic media is also playing very important role. NGOs are not fully aware of Pakistani Societal fabric, they only raise slogan of freedom. Besides this lack of tolerance sacrifice and forced marriages due to family pressure are also the main reasons of divorce in the country. In this research article, the preventive measures solution to this social issue. searched and pointed out in the light of Islamic teaching.

Keywords: Muslim Family System, Muslim Family Law, Increasing rate of Divorce, Social Changes

تعارف:

اسلام میں بغیر شدید مجبوری کے طلاق دینا ظلم ہے۔حدیث پاک میں آیا ہے کہ **ابغضُ الحلال اِلی اللہ الطلاق** یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔(۱) اسی طرح بلا ضرورت شدیدہ طلاق کا مطالبہ کرنا سخت گناہ ہے۔(۲) دوسری طرف عورت کیلئے بھی طلاق کی درخواست کرنا ناجائز ہے۔(۳) ایسی نااتفاقی کہ نباہ کی کوئی صورت نہ ہوتو طلاق دینا ہی مصلحت ہے۔(۴) سوال یہ ہے کہ اسلام میں طلاق سب سے ناپسندیدہ عمل کیوں ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نہایت منفی اثرات معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔جن کا ازالہ ناممکن ہوتا ہے۔اس کا پہلا منفی اثر یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے محروم ہو جاتا ہے۔حالانکہ

*ڈین، فیکلٹی آف ایجوکیشن اینڈ ہیومینیٹیز، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کی زینت ہی نہیں ہیں بلکہ دونوں ایک دوسرے کے محتاج بھی ہیں۔اور حدیث کی رو سے تو تمام دنیا سرمایۂ زندگی ہےاور دنیا کا سب سے اچھا سرمایۂ نیک عورت ہے۔"الدُّنیا کُلُّھا مَتاع وخیرُ مَتَاع الدُّنیا اَلمَرأۃُ الصَّالحَۃُ"(۵)

واضح رہے اسلام نے خاندان کے استحکام پر حد درجہ زور دیا ہے۔اور اس کیلئے ایسے جامع اور موثر اصول وضع کئے ہیں۔کہ جن پر عمل کرنے سے خاندانی نظام مستحکم ہو جاتا ہے۔اس مختصر تمہید کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایک محتاط اندازے کے مطابق اکسویں صدی کے آغاز سے ہی شرح طلاق میں اضافہ ہونے لگا ہے۔حالانکہ ملک میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔جو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ طلاق کی شرح میں اضافہ کے اسباب کیا ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ خارجی دنیا میں کثرت طلاق کے اثرات دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ وطن عزیز پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔کہ پہلے مغرب اور دیگر بعض مسلم ممالک میں شرح طلاق کا ایک تحقیقی جائزہ لیا جائے۔

عصر حاضر میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان نے ایک عالمگیر صورت اختیار کر لی ہے۔چنانچہ 2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کے کل 257 ممالک میں سے دس (۱۰) ممالک ایسے ہیں جو شرح طلاق میں اضافہ کے اعتبار سے سرفہرست ہیں۔جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ روس (Russian) ۲۔ بیلاروس (Belarus)

۳۔ یوکرین (Ukrine) ۴۔ مالدوا (Moldova)

۵۔ لیتھونیا (Lithuania) ۶۔ امریکا (U.S)

۷۔ کیوبا (Cuba) ۸۔ برموڈا (Barmuda)

۹۔ کیمن آئی لینڈ (Cayman Island)

۱۰۔ چیک ری پبلک (Czeck Republic)

اس فہرست سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آئی کہ مذکورہ دس (۱۰) ملکوں میں سے اکثر کا تعلق مشرقی یورپ سے ہے۔لیکن مشرقی ممالک اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔چنانچہ مشرقی ممالک میں سے بعض مسلم ممالک مثلاً ایران، پاکستان،سعودی عرب،کویت اور متحدہ عرب امارات وغیر قابل ذکر ہیں۔پاکستان میں اِکیسویں صدی کے آغاز سے شرح طلاق میں اضافہ ہونے لگا ہے۔جس کی وجہ سے پاکستانی معاشرہ متاثر ہونے لگا ہے۔خاندانی

نظام کا شیرازہ بکھرتا جارہا ہے۔طلاق سے متاثرہ خاندانوں کے تمام افرادصحت ،نفسیات اورمعیشت وغیرہ کے اعتبار سے متاثر ہورہے ہیں۔اس سماجی مسئلے کے سبب دیگرسماجی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ بچے بے راہ روی کے شکار ہورہے ہیں،منشیات کا استعمال عام ہورہاہےاور جرائم کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے۔الغرض طلاق سے چونکہ خاندانی نظام متاثر ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں گھر اور خاندان کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔خاندان معاشرے کی بنیاد ہے۔اگرکسی عمارت کی بنیاد ہی کمزور پڑ جائے تو اس کو گرنے سے کوئی نہیں بچاسکتا بالآخر وہ عمارت سے گر ہی جاتی ہے۔اس تحقیقی مضمون میں پاکستان کے حوالے سے طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان ،اسباب ومحرکات اور معاشرے پراس کے اثرات کا ایک تحقیقی جائزہ لیا جائیگا۔اوراسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کیا جائیگا۔

پاکستان میں طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان:

گذشتہ دودہائیوں سے بالعموم اورایک دھائی سے بالخصوص پاکستان میں طلاق کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔

لاہور میں طلاق کی شرح:

تجزیہ نگاروں اور محققین کی رائے میں پاکستان کے دیگر بڑے شہروں کی طرح لاہور شہر میں بھی شرح طلاق میں اضافہ ہورہاہے۔حسب ذیل اقتباسات سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

"The divorce rate has been on the rise in Pakistan, over the last decade. In Lahore city alone more than 100 divorces are registered in family courts in a day. The divorce rate is increasing not only in the upper class of society but also in lower and middle classes. From february 2005 to January 2008 approximately 75,000 divorce cases had been registered. From Feburary 2008 to May 2011, 1,24141 divorce cases were registered. Around 2,59064 separations have taken place in the provincial metropolis over the last decade. In 2010, 40,410 separations cases were registered in the city, family courts and 13500 divorces have been

filed so far in 2011. (6)

''مارچ 2014ء گذشتہ دو دھائی سے پاکستان میں طلاق کی شرح میں اضافہ ہوا ہے ان میں سے لاہور میں 5,722 طلاقیں واقع ہوئی ہیں، پنجاب سندھ میں 1,762، خیبر پختونخواہ میں 655 اور بلوچستان میں 237 واقع ہوئی ہیں۔''

کراچی میں طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان:

کراچی میں بھی طلاق کی شرح بڑھ گئی ہے۔ محمد احمد ترازی کے بقول:

زیادہ عرصہ پرانی بات نہیں اگر ہم دو تین عشرے پیچھے کی طرف جائیں تو ہمارے معاشرے میں لفظ "طلاق" ایک گالی سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب یہ بات قصہ پارینہ بن چکی ہے، پچھلی ایک دھائی سے پاکستان میں طلاق کی شرح میں ناقابل یقین حد تک اضافہ ہوا ہے، صرف چار برسوں کے دوران کراچی شہر کی 11 فیملی کورٹس میں طلاق اور خلع کے کم وبیش 75 ہزار کیسیز رجسٹرڈ ہوئے، ایک مقامی روزنامے سے حاصل شدہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت کراچی میں قائم فیملی کورٹس میں طلاق اور خلع کے یومیہ 45 کیس درج ہوتے ہیں، جبکہ جنوری 2005ء سے جنوری 2008ء کے دوران فیملی کورٹس میں طلاق وخلع کے 64 ہزار 800 کیس درج ہوئے تھے، مگر 2008ء کے بعد اس تعداد میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا اور کراچی کی فیملی کورٹس میں جنوری 2008ء سے لیکر برس 2012ء کے دوران طلاق وخلع کے 72 ہزار 900 کیس درج ہوئے، ان میں سے سب سے زیادہ شرح کراچی کے ضلع شرقی رہی، اسی طرح شہری حکومت کے ماتحت کراچی کے 18 ٹاؤنز کی مصالحتی کمیٹیوں میں 2008ء سے اگست 2012ء کے دوران طلاق وخلع کے 2 ہزار 154 کیسیز رجسٹر ہوئے۔ جس میں گلشن اقبال سرفہرست رہا، اسی طرح کراچی کی تمام فیملی کورٹس اور شہری حکومت کی مصالحتی کمیٹیوں میں طلاق وخلع کے رجسٹرڈ ہونے والے کیسیز کا مجموعہ 75 ہزار 54 بنتا ہے۔ جس کی سالانہ اوسط 18764 نکلتی ہے، جبکہ اس میں 20 فیصد کیسیز ایسے ہیں جو رجسٹرڈ ہی نہیں ہوتے اور معاملہ دو خاندانوں کے درمیان ہی رہتا ہے۔ (۷)

واضح رہے یہ 24 مارچ 2013ء کی رپورٹ ہے۔

پاکستان میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح کے اسباب ومحرکات:

فی الوقت ملک میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان کے بنیادی اسباب تین ہیں۔ سب سے بڑا سبب مسلم فیملی کورٹ ایکٹ میں ترامیم ہیں۔ دوسرا سبب ملک میں سماجی تبدیلی ہے اور تیسرا سبب مغرب میں کثرت

طلاق کے مسلم ممالک پر اثرات ہیں۔

ا۔مسلم فیملی لاءز میں ترامیم:

واضح رہے کہ پاکستان میں عائلی قوانین پہلی بار 1961ء میں صدر ایوب خان کے دور میں لائے گئے جبکہ اس سے قبل انگریزی دور کا ڈیزولیشن آف مسلم میرج ایکٹ 1939ء لاگو ہوتا تھا۔ پہلے قوانین میں فیملی مقدمات کئی کئی سالوں تک عدالتوں میں زیر سماعت رہتے تھے، گذشتہ حکومت نے ان میں واضح تبدیلی کی جس کے تحت طلاق کے لئے عورت پر شہادتیں پیش کرنے کی پابندی ختم کردی گئی اور عورت کا صرف یہ کہہ دینا کافی قرار دے دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی صرف اسی بیان پر عدالت عورت کے حق میں طلاق کی ڈگری جاری کرنے کی پابند ہے۔طلاق کے حصول میں آسانی سے طلاق کی شرح میں ریکارڈ اضافہ ہوگیا، فیملی عدالتوں میں روزانہ طلاق کے مقدمات دائر کیا جانا معمول بن چکا ہے۔۔۔۔۔(۸)

2001ء مسلم فیملی کورٹ ایکٹ میں ترمیم

ظفر اقبال کے بقول :

Talking to Pakistan today, solicitor Zafar Iqbal, who is an expert in family laws, said the divorce rate increased after amendments to Muslim family Court Act in 2001. (9)

’’پاکستان ٹوڈے سے بات کرتے ہوئے قانونی معاملات کا ذمہ دار ظفر اقبال جو مسلم فیملی قوانین کا ماہر ہے، نے کہا کہ مسلم فیملی کورٹ ایکٹ 2001ء میں ترامیم کے بعد طلاق کی شرح میں اضافہ ہونے لگا ہے۔‘‘

فیملی کورٹ ایکٹ اکتوبر 2005ء دفعہ (4) سیکشن 10:

فیملی کورٹس ایکٹ اکتوبر 2005ء دفعہ (4) سیکشن 10 کے تحت طلاق کا عمل آسان تر کردیا گیا ہے اور عائلی قوانین میں ان تبدیلیوں کو عورتوں کی آزادی اور فوری انصاف قرار دیا گیا ہے۔(۱۰)

صدر پرویز مشرف کے دور میں خواتین کے حق میں چلائی گئی مہم کے دوران اس قانون میں ترمیم کردی گئی تھی اس ترمیم کے مطابق کوئی عورت عدالت آکر اگر صرف یہ کہہ دے کہ وہ طلاق چاہتی ہے تو اسے کسی قسم کی کوئی شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔اس کا صرف ایک انکار ہی کافی قرار دے دیا گیا۔عدالت صرف شوہر کی آمد

پر دونوں کو ایک مصالحت کا موقع فراہم کرتی ہے، اگر دوسری تاریخ تک مصالحت نہ ہو سکے تو عورت کے حق میں طلاق کی ڈگری جاری کردی جاتی ہے۔ پہلے فیملی کیس طویل ہونے پر خاندان کے بزرگ درمیان میں آجاتے تھے، فریقین کا کئی ماہ تک الگ رہنے کے باعث غصہ بھی ٹھنڈا پڑ جاتا تھا اور ان میں راضی نامہ ہو جاتا تھا اور گھر دوبارہ بس جاتے تھے مگر اب عورت ابھی غصّہ میں ہوتی ہے تو اسکی ایک "نہیں" اسے ہمیشہ کیلئے ''طلاق یافتہ'' بنا دیتی ہے۔(۱۱)

۲۔ سماجی تبدیلی (Social Change):

ماہرین کے خیال میں شرح طلاق میں اضافہ کا ایک بنیادی سبب سماجی تغیّر و تبدّل ہے۔ عصر حاضر کے زیادہ تر خواتین اپنے حقوق سے باخبر ہیں۔ اب وہ اس قابل ہیں کہ کسی دوسرے پر انحصار کئے بغیر زندگی گزار سکتی ہیں۔ یہ صورت حال زیادہ تر شہروں میں ہے۔ دیہی علاقوں کے خواتین پھر بھی سمجھوتہ کرلیتی ہیں۔ کیونکہ گھریلو خواتین کا انحصار اپنے شوہروں پر ہوتا ہے۔ اس لئے بھی وہ ہر طرح ناموافق حالات میں بھی صبر و تحمّل کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اس کے علی الرغم شہری خواتین میں صبر و برداشت کا مادہ کم ہوتا ہے۔ وہ چونکہ معاشی طور پر خود کفیل ہوتی ہیں۔ اس میں زیادہ تر عورتیں ملازمت پیشہ ہوتی ہیں۔ اس لئے بھی وہ اپنے شوہروں کے ناز نخرے برداشت کرنا تو درکنار بلکہ معمولی باتوں پر شوہروں سے علحیدگی پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ الغرض عصر حاضر میں عورتوں کا اپنے حقوق سے خود آگہی، معاشی طور پر خود کفیل ہونا، اپنے شوہر کے مقابلے میں زیادہ تعلیم یافتہ ہونا، ان کا دین سے دوری ایسے عوامل ہیں جو ملک میں شرح طلاق میں اضافہ کے باعث بن رہے ہیں۔

امریکہ اور مغرب میں کثرت طلاق کے اثرات مسلم ممالک پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ مثلاً ایران کو لیجئے۔ جہاں طلاق کی تقریب دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ ایران سے طلاق کی تقاریب شادی کی طرز پر منانے کا رواج زور پکڑ اچکا ہے۔ ایران کے روزنامہ جریدلا سلامی کے مطابق ایران کے عوام نے طلاق کے موقعے پر عالیشان تقاریب منعقد کرنا شروع کردی ہیں۔ جن میں کالے رنگ کے پھول خریدے جاتے ہیں اور ساتھ ہی کیک بھی کاٹا جاتا ہے۔ (۱۲) یہی سبب ہے کہ ایران میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان سے حکام پریشان ہیں۔ سعودی عربیہ کے خبروں میں یہ بات بتائی گئی کہ:

"Some 158, 753 couples filed for divorce in the last Iranian calendar year, increasing by 4.6 percent from 2013" Ahmed Toysarkani, head of the office, told the official IRNA news agency.

Iran's divorce rate has jumped from 12 percent to 21 percent since 2007. Tuesday's figures also showed that once in three marriages in the capital end divorce. (13)

یہ صورت حال صرف ایران میں ہی نہیں بلکہ دیگر اہم مسلم ممالک سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت جیسے ممالک میں بھی طلاق کا رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے۔ سعودی حکومت نے تو مملکت میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح کو کم کرنے کیلئے شادی کا ایک لازمی تربیتی پروگرام متعارف کرانے کا اعلان بھی کیا ہے۔ (۱۴)

الحاصل مذکورہ بالا تصریحات سے یہ حقیقت واضح ہوگی کہ مسلم ممالک میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان کے اسباب میں سے ایک خاص سبب مغرب میں کثرت طلاق ہے۔ کیونکہ مغربی دنیا میں اس وقت طلاق کی شرح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ یعنی کثرت طلاق اب مغربی تہذیب کا حصہ بن چکا ہے۔ جس سے مسلم ممالک متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

مذکورہ بالا وجوہات کے علاوہ پاکستان میں حسب ذیل جدید سائنسی ایجادات کے سبب بھی طلاق کی شرح بڑھ رہی ہے:

۱۔	میڈیا	۲۔	موبائل فون
۳۔	کیبل ڈرامے	۴۔	انٹرنیٹ
۵۔	ٹی وی	۶۔	ناولز
۷۔	گیمز	۸۔	فحش لٹریچر
۹۔	ڈِش		

واضح رہے کہ مذکورہ بالا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا فی نفسہ بری شے نہیں ہے۔ ان کا غلط استعمال بُرا ہوسکتا ہے۔ انہیں طلاق کی روک تھام کیلئے بھی بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

ملک میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان کے دیگر اسباب حسب ذیل ہیں:

1. High sexual expectations each other before marriage.
2. Lack of patience towards each other if one partner has sexual defiency. (Male or Female)

3. Jehez.
4. Tolerance towards each other.
5. Lack of sacrifice for each other.
6. Forced marriages due to family pressurce.
7. Too much of third party / person influence .
8. Cheating (yes i mean extra-marital affair.
9. Greed.
10. Lack of spousal respect.
11. Marriage at every early age.
12. Lack of tendency to compromise.
13. Lack of privacy (in joint families).
14. Too much difference in social status.
15. Emotional instability.
16. Jealousy towards spouse. (15)

اعلیٰ تعلیم اور اچھی نوکری:

تعلیم یافتہ لڑکی اور اچھی جاب کرنے والی لڑکیاں اپنے سے کم پڑھے لکھے یا کم ملازمت پیشہ نوجوان سے شادی نہیں کرتیں، اگر کرلیں تو مردانہ معاشرہ کے بارے میں انہیں گھمبیر مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔(۱۶)

محبت کی شادی:

جولڑکیاں گھروں سے فرار اختیار کرلیتی ہیں اور اپنی مرضی کی شادیاں کرلیتی ہیں اس طرح کی شادیاں بہت جلد ناکام ہوجاتی ہیں۔ ملک کے دیہاتوں میں جب سے موبائل فون متعارف ہوا ہے۔اس طرح کے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ ہفتہ وار پریس کی رپورٹ یہ ہے :

" گھروں سے بھاگ کر شادیاں کرنے والی لڑکیاں 99 فیصد ناکام رہتی ہیں، لومیرج کا نشہ چند ماہ بلکہ ہفتوں میں اُتر جاتا ہے"(۱۷) معلوم ہوا کہ ملک میں طلاق کی شرح میں اضافے کا ایک خاص سبب جدید سائنٹفک اشیاء اور محبت کی شادی ہے۔ واضح رہے راقم کا تعلق بلوچستان پختون بیلٹ سے ہے۔ مذکورہ علاقے میں جب سے موبائل فون آیا ہے۔ یعنی اس کے کھمبے لگائے گئے ہیں۔ اس وقت سے بے شمار غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیاں اجنبی مردوں سے دھوکہ کھا کر گھروں سے بھاگتی رہی ہیں۔ محبت کی شادی کرنے کے کچھ عرصہ بعد واپس اپنے والدین کے گھروں میں پناہ لینے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ اس طرح طلاق یافتہ لڑکیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس طرح کی لڑکیوں کے ساتھ علاقے میں کوئی شادی کرنے کیلئے تیار بھی نہیں ہوتا۔

کیبل ڈرامے:

مارننگ شو ٹی وی چینلز پر ڈرامے اور ڈِش کا بھی گھر ٹوٹنے میں بڑا عمل دخل ہے۔ چنانچہ ہفتہ وار پریس کی رپورٹ یہ ہے:

" آج کیبل ڈراموں نے معاشرے کی صورت مسخ کردی ہے۔ لڑکیاں ان ڈراموں کو دیکھ کر نمود و نمائش کا شکار ہو جاتی ہیں، ان کے شوہروں سے توقعات بہت زیادہ ہو جاتی ہیں اور جب ان کی شادیاں متوسط گھرانوں میں ہوتی ہیں۔ تو نمود و نمائش کے سارے سپنے ٹوٹ جاتے ہیں اور گھر میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ برداشت اور صبر کا مادہ نہیں ہوتا اور معاملات عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں، مشترکہ خاندان سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ مشترکہ خاندان میں شادیاں شاذ و نادر ہی ناکام ہوتی ہیں۔ ان خاندانوں میں بڑوں کا بچوں پر چیک اینڈ بیلنس رہتا ہے۔ (۱۸)

فیس بک:

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی کثرت طلاق کا ایک سبب فیس بک بھی ہے۔

"رپورٹ کے مطابق گذشتہ دوسالوں میں دنیا بھر میں ہونے والی ایک تہائی طلاقوں کا سبب کسی نہ کسی طرح فیس بک رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گذشتہ سال برطانیہ میں فائل کئے گئے پانچ ہزار طلاق کے کیسوں میں سے تینتیس (۳۳) فیصد میں فیس بک کا ذکر موجود ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق فیس بک پر ہونے والی دوستیاں اور تعلقات شادی شُدہ جوڑوں کی زندگی میں تلخی بڑھانے کا سبب بنتے ہیں اور بعض اوقات اس کے ذریعے شوہر یا بیویاں اپنے ساتھی کی ایسی مصروفیت کے بارے میں بھی جان لیتے ہیں جن سے وہ عموماً بے خبر ہوتے ہیں اور

یوں نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔''(۱۹)

انا پرستی:

پاکستان میں طلاق کا ایک سبب فریقین یعنی میاں اور بیوی میں سے کسی ایک کی ہٹ دھرمی ،زد،غیر لچکدار رویہ اور انانیت (egotistical) بھی ہے۔جس کو باہمی سمجھوتے اور لچکدار رویے سے ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ شادیاں اس وقت کامیاب ہوتی ہیں جب انا پرستی نہیں ہوتی۔مگر ملک میں فی زمانہ بالخصوص نئی نسلوں میں انانیت حددرجہ پایا جاتا ہے۔مرد ہو یا عورت،سمجھوتے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتی۔باہمی سمجھوتے اور لچکدار رویّہ اپنانے کو وہ اپنی کمزوری سمجھتا ہے۔

غربت اور بے روزگاری:

فی الوقت ملک میں طلاق کی شرح میں اضافے کا ایک خاص سبب غربت اور بے روزگاری بھی ہے۔چنانچہ ایم۔شاہد ریاض کے بقول :

"Financial issues are o financial resources beyond their or can fall a victom of excessive spending. These, factors can cause disagreements between them.Unemployment causes depression, panic, anxiety, blame, fear, and the worse of all, feeling of helplessness" (20)

یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق بھی پاکستان میں کثرت طلاق کا ایک خاص سبب معاشی ناہمواری اور بے روزگاری ہے۔مذکورہ رپورٹ حسب ذیل ہے:

''اس وقت پاکستان میں ایک کروڑ سے زائد لڑکیاں شادی کے انتظار میں بیٹھی ہیں(20سے 35سال کی لڑکیاں)جبکہ ان میں سے دس لاکھ سے زائد لڑکیوں کی شادی کی عمر گزر چکی ہے(30سے 35سال)۔یونیسیف پاکستان میں لڑکیوں کی شادیوں میں تاخیر کی وجہ جہاں معاشی اور سماجی ناہمواریوں کو بتلاتا ہے وہاں اہم وجہ لڑکیوں کا لڑکوں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہونا بتلاتا ہے۔جبکہ 30سے 45 سال کی 60لاکھ سے زائد بیوائیں ہیں۔''(۲۱)

علاوہ ازیں کمال طارق نے کثرت طلاق کے مزید چند اسباب اور بھی بتائے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

"In the last two decades there is a raise in divorce rate in Pakistan. The main reasons are:

Lack of sacrifice, forced marriages, greed, joint family system, difference in social system and one of the main reason highly career oriented women"(22)

''گذشتہ دو دہائیوں سے پاکستان میں طلاق کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ بنیادی وجوہات یہ ہیں:

قربانی کی کمی، جبری شادیاں، لالچ، مشترکہ خاندانی نظام، سماجی حیثیت میں تفاوت اور ایک اہم سبب انتہائی کیریئر پر مبنی خواتین ہے۔''

تعلیم یافتہ برسرِ روزگار خواتین کا خود کفیل ہونا:

عصر حاضر میں ملک میں طلاق کا ایک سبب برسر روزگار خواتین کی معاشی طور پر خود کفالت ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل اقتباس میں اس کی صراحت کی گئی ہے:

" The most important factor which is contributing in high rate of divorce in pakistan is financial indepence of women, lack of compromise from both sides and intolerant attitude"(23)

''پاکستان میں طلاق کی شرح میں اضافہ میں کردار ادا کرنے والا ایک اہم عنصر خواتین کی مالیاتی آزادی ،دونوں طرف سے سمجھوتے کی کمی اور عدم برداشت رویہ ہے۔''

اسلام میں طلاق کی مذمّت اور اس کی تدارک:

اسلام میں طلاق محض ممنوع ہی نہیں بلکہ حرام اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ کیونکہ یہ انتہا درجے کی زیادتی اور ظلم ہے۔ طلاق اس وقت دی جاسکتی ہے کہ جب شوہر اور بیوی کے درمیان نباہ ناممکن ہوجائے اور نکاح کے مصالح فوت ہوجانے کا خطرہ ہو۔ فائدے کی بجائے فتنہ اور فساد کا قوی امکان ہو۔ حدیث نبوی ہے :

مَااَحَلَّ اللهُ شَيْأً أَ بغضَ اِلَيهِ مِن الطَّلَاقِ (۲۴)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔''

ایک آیت میں اسی قسم کی طلاق سے منع فرمایا ہے:

فَاِ ن اَطَعنکُم فَلَا تَبغُوا عَلَیھِنَّ سَبِیلاً ای لاطلبوا الفراق فسربه الشامی

''اگر وہ عورتیں تمہاری اطاعت کرنا شروع کردیں تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو۔یعنی جدائی طلب نہ کرو۔''(۲۵)

ابوداوَد شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے:

لَیسَ مِنَّا مَن خَبَّبَ امرَ أ ةً عَلَی زَوجِھَا اَو عَبداً عَلَی سَیِّدِہِ(۲۶)

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکاتا ہے اور غلام کو اس کے مالک کے خلاف اکساتا ہے۔''

واضح رہے جس طرح طلاق مرد کی جانب سے ممنوع ہے اسی طرح عورت کی طرف سے خلع یعنی علیحد گی کا مطالبہ بھی حرام ہے۔جامع الترمذی میں ایسی عورتوں کو منافقات جیسے سخت الفاظ سے یاد کیا گیا ہے :

اَلمُختَلِعَاتُ ھُنَّ الُمُنَافِقَات (۲۷)

''خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقات ہیں۔''

ایک اور فرمان نبوی ہے:

أیُّمَاامرَ أۃِ اختلَعَت مِن زَوجِھَا مِن غَیرِ بَأسٍ ،لَم تَرِح رَائِحَةَ الجَنَّة (۲۸)

''جوعورت بغیر کسی شرعی وجہ کے شوہر سے خلع کا مطالبہ کرے تو جنت کی خوشبو بھی اس پر حرام ہے۔''

بیوی کی نافرمانی کے وقت شرعی دستورالعمل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اون خفتم شقاق بینھما فابعثو حکما من اھله وحکما من اھلھا ان یریداً اصلاحاً یوفق الله بینھما اِنَّ الله کَانَ عَلِیماً خَبِیراً ۔(۲۹)

''اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑھنے کا اندیشہ ہو تو (ان کے درمیان فیصلہ کرانے کیلئے)ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرمادیگا۔بے شک اللہ کو ہر بات کا علم اور ہر بات کی خبر ہے۔''

عورتوں سے حسن سلوک:

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے:

مردوں کو غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے کس عمدہ پیرایہ (انداز) میں عورتوں کی سفارش کی ہے فرماتے ہیں:

وَعَاشِرُو هُنَّ بِالمَعرُوفِ فَاِن کَرِهتُمُوهُنَّ فَعَسیٰ اَن تَکرَهُوا شَیْأً وَیَجعَلَ اللهُ فِیهِ خَیراً کثیرا.

عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور اگر کسی وجہ سے تم کو وہ ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم کو کوئی چیز ناپسند ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائیاں رکھ دیں۔" (۳۰)

حسن سلوک سے متعلق بخاری شریف کی حدیث ہے:

وَاستَوصُوا بالنِّساءِ خَیراً ،فِاَنَّهُنّ خُلِقنَ مِن ضِلَع ، وَ اِنَّ اَعوَجَ شَیءٍ فی الضِّلَع اَعلاهُ فَاِن ذَهَبتَ تُقِیمُهُ کَسرتهُ وَاِن تَرَکتَهُ لَم یَزَل اَعوَجَ (۳۱)

"عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اس لئے کہ عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کریگا تو اسے توڑ دے گا۔ اور اگر تو اسے چھوڑے گا تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔"

اس حدیث شریف میں عورت کو توڑنے سے مراد اس کو طلاق دینا ہے۔ حضور نبی اکرمؐ نے عورت کو پسلی سے تشبیہ دیکر کیسے حکیمانہ انداز میں طلاق دینے سے منع فرمایا ہے۔ الغرض شریعت نے مردوں کو پابند کیا ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے دامن کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں، ہمیشہ پیار، محبت، نرمی اور شفقت کا مظاہرہ کریں۔ حضور نبی کریمؐ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں حمد وثنا اور ذکر وعظ کے بعد ارشاد فرمایا:

اَلَا وَاستَوصُوا بالنّسآءِ خَیراً، فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِندَکُم،لَیسَ تَملِکُونَ مِنهُنَّ شَیْأً غَیرَ ذالِک." (۳۲)

خبردار عورتوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم ان کے بجز اس قید (نکاح) کے کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔"

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"اَکمَلُ المُؤمِنِینَ اِیمَاناً اَحسَنُهُم خُلُقاً وَخِیارُکُم خِیارُکم لِنِسَائِهِم۔" (۳۳)

"مومنوں میں سب سے مکمل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ اور تم میں سب

سے بہترین وہ ہیں جو اپنے عورتوں کیلئے بہترین ہیں۔''

ان تصریحات سے یہ بات کل کر سامنے آئی کہ ایک مسلمان خاوند کو تو اپنی بیوی سے نرمی، محبت اور عفو درگزر جیسے اخلاق حسنہ سے پیش آنا چاہیے۔اور اُسے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچائی جائے۔طلاق تو بڑی ایذا ہے۔حدیث میں آیا ہے :

''تزَوَّ جُو ا وَلَا تُطَلِّقُوا ، فَاِنَّ الطَّلاقَ یَھتَزُّ مِنه عَرش الرَّحمٰن ''(۳۴)

''شادی کرو اور طلاق نہ دو کیونکہ طلاق سے عرش الٰہی ہل جاتا۔''

ہاں اگر نباہ بالکل ممکن نہ رہے تو پھر بیوی کو بھلائی کے ساتھ چھوڑا جاسکتا ہے۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

''فَاِ مسَاک بِمَعرُوفٍ اَوْ تَسریح بِاِحسَانٍ ''(۳۵)

''(عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑنا ہے۔''

طلاق کے قابل عورتوں پر صبر کرنے کی تدبیر:

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے:

''ایک بزرگ تھے جن کو ان کی بیوی بہت ستاتی تھی۔ یہاں تک کہ لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ بیوی ان کو بہت دَق (پریشان) کرتی ہے۔بعض لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت ایسی بیوی کو طلاق دے دینا چاہیے۔فرمایا طلاق تو میرے اختیار میں ہے مگر یہ بھی تو سوچو کہ اگر اُس نے کسی اور نکاح نہ کیا تو یہ تکلیف اٹھائے گئی (اس کی زندگی تو برباد ہو جائیگی) اور اگر کسی اور سے نکاح کیا تو اس مسلمان کو تکلیف پہنچے گی۔(جو اُس سے نکاح کریگا) اس سے اچھا یہ ہے کہ میں ہی تکلیف اٹھالوں۔اور مسلمان کی حفاظت کا ذریعہ بن جاؤ کہ جب تک میں موجود ہوں کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف کیوں پہنچے۔''(۳۶)

طلاق کب جائز اور کب ناجائز ہوگی:

بتصریح مولانا محمد شہاب الدین ندوی:

بعض علماء نے لکھا ہے کہ طلاق کے جائز یا ناجائز ہونے کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:

۱۔واجب ۲۔مستحب ۳۔حرام ۴۔اور مکروہ

۱۔ طلاق واجب اُس وقت ہو جاتی ہے جب کہ میاں بیوی کے جھگڑے میں فیصلہ کرنے والے ثالثوں کی

رائے یہ ہو کہ ان دونوں کو الگ کر دینا ہی بہتر ہے۔

۲۔ طلاق مستحب (بہتر) اُس وقت ہوتی ہے جب کہ میاں بیوی متفق نہ ہوں اور ان دونوں کے درمیان جھگڑا شدّت اختیار کرلے۔اس صورت میں گناہ سے بچنے کے لئے ان دونوں کا الگ ہوجانا ہی بہتر ہے۔

۳۔ طلاق ناجائز یا حرام اُس صورت میں ہوتی ہے جب کہ مدخولہ (صحبت شدہ) عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی جائے، یا ایسے طُہر میں طلاق دی جائے جس میں عورت سے ہم بستری کی جا چکی ہو۔

۴۔ اور طلاق مکروہ (ناپسندیدہ) اُس صورت میں ہوگی جب کہ میاں بیوی کے تعلقات نارمل ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہے ہوں۔(۳۷)

الحاصل قرآن وحدیث کے ان نصوص سے نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ طلاق کی تدارک کیلئے اسلام نے کیسے مؤثر، نتیجہ خیز بے مثال اور اعلیٰ سنہرے اصول عطا کئے ہیں۔ پاکستان میں لوگ آج بھی اگر ان اسلامی ہدایات پر عمل پیرا ہوں تو ملک میں طلاق کے بڑھتے ہوئے اس خطرناک رجحان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔طلاق کی شرح کو ادنیٰ درجے تک کم کیا جاسکتا ہے۔اور خاندانی نظام کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے

سفارشات

ا۔شادی کا تربیتی پروگرام:

ملک میں طلاق کی شرح کو کم کرنے کیلئے لازمی ہے کہ حکومت وقت قبل از شادی، شادی کا تربیتی پروگرام شروع کرے۔سعودی حکومت نے بھی شادی کا ایک لازمی تربیتی پروگرام متعارف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ لندن سے شائع ہونے والے روزنامہ الشرق الاوسط میں جمعہ کو چھپنے والی ایک رپورٹ کے مطابق وزارت انصاف نے مملکت کے تمام شہروں میں شادی کے خواہاں افراد کیلئے تربیتی اور بحالی کا پروگرام متعارف کرانے کا منصوبہ بنایا ہے۔قبل از شادی اس تربیتی اور بحالی پروگرام کے ڈائریکٹر فواد الجوغمین نے بتایا ہے کہ " کوئی بھی شخص شادی شدہ زندگی گزارنے سے متعلق تربیت اور اس کے طلاق کی شرح کو کم کرنے کیلئے اثرات سے انکار نہیں کرسکتا ہے" انہوں نے بتایا ہے کہ اسلامی ملک ملائیشیا میں اس طرح کا پروگرام متعارف کرائے جانے کے بعد طلاق کی شرح بتیس فیصد سے کم ہو کر صرف سات فی صدرہ گئی ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ سعودی عرب میں طلاق کی اس بلند شرح پر قابو پانے کیلئے تمام چھوٹے بڑے

شہروں اورقصبوں میں قریباًایک ہزارتربیت یافتہ ٹرینرتعینات کیے جائیں گے جومستقبل قریب میں شادی کے خواہاں جوڑوں کوتربیت دیں گے۔ پروگرام کے رابطہ کارکا کہنا تھا کہ ''یہ تربیتی عمل آئندہ دوسال تک جاری رہیگا۔اوراس کے تحت مردوخواتین کوشادی شدہ زندگی گزارنے کیلئے ایسے گُرسکھائے جائیں گے جن کو بروئے کارلاکروہ اپنے مستقبل کے خاندان کے استحکام کویقینی بناسکتے ہیں۔''(۳۸)

۲۔ طلاق کی شرح کوکم کرنے کیلئے شوہراور بیوی دونوں کوصبروتحمل سے کم لینا ہوگا کیونکہ صبرکسی بھی کامیاب شادی کی کنجی ہے۔

۳۔ شوہراور بیوی کے درمیان باہمی رواداری اورمفاہمت ضروری ہے۔علاوہ ازیں ایک دوسرے کومعاف کرنا، باہمی سمجھوتہ، لچکداررویہّ اورسب سے بڑھ کراسلام کے ازدواجی زندگی کے شرعی احکام پرعمل پیراہونے اور حضورنبی کریمؐ کی ازدواجی زندگی کاعملی نمونہ قائم کرنے سے پاکستان میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان پرآسانی سے قابوپایاجاسکتا ہے۔

۴۔ پاک وہند کے علماء نے حقوق زوجین پرنہایت عمدہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔شادی کے خواہش مند مردوخواتین اگران کتب کومطالعہ کریں تو ملک میں طلاق کی شرح میں خاطرخواہ کمی آسکتی ہے۔

۵۔ اولاد کی اچھی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے سے نیک،صالح،ذہنی طورپرتندرست، باکرداراوررحم دل اولاد پیداہوتی ہے۔جوآگے جاکرعلم وعمل سے آراستہ ہوکراچھا خاوند کاکردارادا کرسکتاہے اور خاندان کے استحکام کاسبب بنتاسکتاہے۔

حوالہ جات

۱۔ تھانوی،محمداشرف علیؒ،تحفۂ زوجین،ادارۂ تالیفات اشرفیہّ،ملتان،محرم الحرام ۱۴۱۶ھ،ص ۱۴۸

۲۔ ایضاً،ص ۱۴۹

۳۔ ایضاً

۴۔ ایضاً،ص ۱۵۲

۵۔ خطیب،تبریزی،مشکاۃ المصابیح،ج ۲،ص ۹۲۷

6. http://www.pakistantoday.com.pk/2011/06/26/city/lahore/divorce-rates-climb / (by INAMRAO)

7. http://www.facebook.com/nafseislam.com/posts/1569...91.

8. weeklypresspakistan.com/2012/02/2014.

9. http://www.pakistantoday.com.pk/2011/06/26/city/lahore/divorce -rates-climb/

10. httpp://www.facebook.com/Nafseislam.com/posts/1569...91.

11. weeklypresspakistan.com/2012/02.

12. http://www.bbc.co.uk/urdu/regional/.../140520-divorce-parties-gh.shtm/

13. www.arabnews.com/news/559986.(Saudi Arabia News... Thursday, 8 may 2014/9 Rajab 1435 AH)

14. Urdu.alarabiya.net/...سعودی ۔ عرب ۔ شادی ۔ کا ۔ تربیتی ۔ پروگرام ۔ متعارف

15. http://www.paklinks.com/gs/relations-hips/251576-our-girls-and-guys-divorce-rate-in...(April 25th, 2007)

16. weeklypresspakistan.com/2012/02/

17. Ibid.

18. Ibid.

19. http://www.pakistan.web.pk/threads/facebook-flirting-cause-behind-thrid-of-UK-divorces.20088/(Jan 2,2012)

20. http://pakistantoday.com.pk/2013/01/commenteditors/mail/divorce-in-pakistan.

21. weeklypresspakistan.com/2012/02

22. http://www.hamariweb.com/articles/article.aspx? = 5043, (Kamal Tariq, Karach, High rate of divorce in pakistan)

23. http://journal-archievs 16.webs.com,500-513.pdfucrb.webs.com

24۔ ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، السنن، کتاب الطلاق، باب فی کراھیۃ الطلاق

25۔ تھانوی، محمد اشرف علی، مولانا، تحفۂ زوجین، ص ۱۴۹

26۔ ابوداؤد، السنن، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب امرأة علی زوجها

27۔ الترمذی، أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، أبواب الطلاق واللعان، باب ماجاء فی المختعات

28۔ ایضاً

29۔ النساء، ۴: ۳۵

30۔ تھانوی، محمد اشرف علیؒ، مولانا، تحفۂ زوجین، ص ۱۳۹

31۔ بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الصحیح، کتاب النکاح، بابُ الوَصَایاۃِ بالنّساءِ

32۔ الترمذی، أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الاجامع، ابواب الرضاع، باب ماجآء فی حق امرأة علی زوجها

33۔ ایضاً

34۔ الاسلام وتنظیم الاسرۃ، ص ۱۰۱

35۔ البقرۃ، ۲: ۲۲۹

36۔ تھانوی، محمد اشرف علیؒ، تحفۂ زوجین، ص ۱۴۴

37۔ محمد شہاب الدین، ندوی، مولانا، اسلام کا قانون طلاق، المکتبۃ الاشرفیۃ، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور، ۱۹۸۸ء، ص ۳۰

38. Urdu.alarabiya.net/.../سعودی۔عرب۔ شادی ۔ کا ۔ تربیتی ۔ پروگرام ۔ متعارف